بسم الله الرحمن الرحيم

خلاصه درس ۱۳

نبوت: بنی کی ضرورت

اصول دین میں توحید اور عدل کے بعد نبوت کی گفتگو ہوتی ہے۔

ہدایت کے لئے عقل کے علاوہ اللہ تعالی نے انبیاء کا سلسلہ بھی بھیجا ہے اور اسی لئے نبوت کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔

امام کاظم (علیہ السلام) نے ہشام سے فرمایا: «يَا هِشَامُ إِنَّ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ حُجَّةً ظَاهِرَةً وَ حُجَّةً بَاطِنَةً فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ فَالرُّسُلُ وَ الْأَنْبِيَاءُ وَ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام وَ أَمَّا الْبَاطِنَةُ فَالْعُقُول»

اللہ کی طرف سے لوگوں کے لئے دو حجتیں ہیں، ایک حجت ظاہری ہے اور دوسری حجت باطنی ہے اور جو ظاہری حجت ہے وہ رسول، انبیاء اور ائمہ اطہار (علیہم السلام) ہیں اور جو باطنی حجت ہے وہ عقل ہے۔

نبوت کی بحث دو حصوں پر مشتمل ہے۔

- نبوت بمعنی عام: اس میں تمام نبیوں کی نبوت پر عام گفتگو ہوتی ہے اور کسی خاص نبی کی نبوت کے اثبات پر بات نہیں ہوتی ہے۔
- نبوت بمعنی خاص: کسی خاص نبی کی نبوت پر بات ہوتی ہے اور ایک خاص نبی کی نبوت پر بحث ہوتی ہے اور اسکو ثابت کیا جاتا ہے۔

اس درس میں ہم نبوت عامہ کی بات کریں گے اور کسی خاص نبی کی نبوت پر گفتگو نہیں کریں گے۔ ہم اس درس میں نبی کون ہے؟ نبی کی کیا ضرورت ہے؟

لفظ نبی لغت میں دو مصدر سے ہو سکتا ہے:

اگر 'نبا' یعنی اہم خبر، سے ہے تو اس کا مطلب نبی یعنی اہم خبر لانے والا۔

اگر 'نبو' یعنی بلندی سے ہے تو اسکا مطلب نبی یعنی بلند اور عظیم مقام والا۔

اصطلاح میں نبی وہ ہوتا ہے جو غیب اور آیندہ کی خبریں دے اور وحی کے ذریعہ اللہ تعالی کی طرف جو خبریں آئیں وہ لوگوں تک پہنچائیں۔

بنی یا نبوت کی کیا ضرورت ہے؟

اس سے قبل کہ ہم نبی یا نبوت کی ضرورت پر بات کریں، یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ خود ضرورت کتنے قسم کی ہوتی ہے۔

انسان کے لئے پیش آنے والی ضرورتیں تین قسم کی ہو سکتی ہیں:

الف) وہ ضرورت جو انسان خود سمجھ لیتا ہے کہ اسکو ضرورت ہے اور اسکو ضرورت پوری کرنے کا راستہ بھی معلوم ہے۔ مثال: انسان کے سر میں درد ہے، اسکو معلوم ہے کہ اسے دوا کی ضرورت ہے اور اسکو یہ بھی معلوم ہے کہ کون سی دوا کھانا ہے تا کہ سر کا درد ٹھیک ہو جائے۔

ب)وہ ضرورت جو انسان سمجھ لیتا ہے کہ اسکو ضرورت ہے، لیکن وہ ضرورت کیسے پوری ہو اسے نہیں معلوم۔ مثال: کسی انسان کو خدانخواستہ کوئی بڑی بیماری یا تکلیف ہو جائے، اسکو یہ معلوم ہے کہ اسکے بدن میں کوئی تکلیف ہے جسکے لئے دوا کی ضرورت ہے لیکن یہ نہیں معلوم کہ اسکا علاج کیسے ہو۔

ج)وہ ضرورت جس کو انسان سمجھ نہیں پاتا کہ اسکو کسی چیز کی ضرورت ہے اور نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ضرورت کیسے پوری ہو گی۔ مثال: انسان کو معلوم ہی نہ ہو کہ اسکی طبیعت خراب ہے اور یہ بھی نہیں معلوم کہ اسکی طبیعت کا علاج کیسے ہو گا۔

پہلی صورت میں انسان اپنی عقل کو استعمال کر سکتا ہے اور اپنی ضروریات کو عقل کی مدد سے پورا کر سکتا ہے۔ لیکن دوسری صورت میں اور تیسری صورت میں انسان کو کسی معلم، استاد اور راہنما کی ضرورت ہوتی ہے اور خود اپنی ضرورت کو اپنی عقل سے نہیں سمجھ پاتا۔ لیکن دوسری اور تیسری صورت میں فرق یہ ہے کہ تیسری صورت میں معلوم ہو رہا ہے کہ کچھ ایسی ضروریات ہیں کہ جنکی طرف انسان متوجہ ہی نہیں ہے۔

تو یہ کہا جا سکتا ہے اکثر انسان اپنی آخرت کی ضروریات کی طرف، اپنی روح کی ضروریات کی طرف اور اپنے معنوی مسائل کی طرف متوجہ ہی نہیں ہیں اور نہ اسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیسے معنوی اور روحی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔

لہذا انسان اس صورتحال میں فقط اپنی عقل پر اکتفا نہیں کر سکتا بلکہ اسکو وحی کی ضرورت ہوتی ہے اور نبی اس ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ لہذا جواب یہ ہے کہ ہمکو الٰہی راہنما کی ضرورت ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اسکا انتظام بھی کیا ہے۔ مذکورہ بالا توضیح سے واضح ہے کہ یہ کہنا غلط ہے کہ اتنی زیادہ علمی ترقی کے باوجود ہمکو نبی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جبکہ انسان خود جانتا ہے کہ اسکا علم محدود ہے، اسکی معلومات غلطیوں، خیالات اور توہمات سے بھری پڑی ہیں، اسکو آیندہ کے بارے میں کوئی قطع یا یقین نہیں ہے اس لئے یہ بات کہنا بالکل اس بچہ کے مشابہ ہے کہ جو الف، ب، ت، ث پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ اب مجھے کسی معلم کی ضرورت نہیں میں سب کچھ جان چکا ہوں۔